مہرِ منیر
سوانح حیات
حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب
نور اللہ مرقدہٗ

غرض ادائے نیاز است ورنہ حاجت نیست　　کمالِ حشمتِ محمود را بعجزِ ایاز

مہرِ منیر

سوانح حیات

فانی فی اللہ باقی باللہ آیت من آیات اللہ

حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ

گولڑہ شریف۔ ضلع اسلام آباد

تالیف

مولانا فیض احمد صاحب مفتی وخطیب درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

باجازت

حضرت سیّد پیر غلام محی الدّین شاہ صاحب قدّس سرّہٗ

باہتمام

جناب سیّد پیر غلام معین الدین شاہ صاحبؒ و سیّد پیر شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہٗ العالی

marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

○

بار یازدہم

مقامِ اشاعت ——— گولڑہ شریف، ضلع اسلام آباد

تاریخ اشاعت ——— شعبان ۱۴۲۵ھ، اکتوبر ۲۰۰۴ء

تعداد ——— چھ ہزار (۶۰۰۰)

خطاطی ——— خوشی محمد ناصر قادری خوشنویس خوش رقم جالندھری
تلمیذ پرویں رقم، ۳۰۔ ایس ۵ اے بنک کالونی سمن آباد لاہور

مطبوعہ ——— پرنٹنگ پروفیشنلز لاہور، فون: ۷۵۵۳۷۱۱

ہدیہ ——— ۱۵۰ روپے

——— ملنے کے پتے ———

① ——— کتب خانہ درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف اسلام آباد

② ——— مکتبہ مہریہ درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف اسلام آباد

③ ——— مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

④ ——— ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور

⑤ ——— فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

marfat.com

Marfat.com

کہ اخلاق، اعمال اور فضائل کے لحاظ سے اہلِ بیتؓ کرام ہر دور میں دُوسروں سے پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اُس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اِن کے اعمال مقبول ہیں اور ان پر آثارِ جمیلہ کا مُترتّب ہونا یقینی امر ہے۔ یہ ان کی ایسی خصُوصیت ہے جس میں ان کا کوئی شریک نہیں۔ اِسی لیے اربابِ کشف نے تصریح فرمائی ہے کہ ہر دور میں قُطب اِسی خاندان سے ہوتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلویؒ نے بھی "لمعات" "المقالۃ الوضیہ" وغیرہ میں تحریر فرمایا ہے کہ مقامِ جذب و ولایت کے فاتحِ اوّل سیّدنا علی کرّم اللہ وجہہٗ ہیں اور سیّدۃ النساءؓ حضراتِ حسنینؓ کریمین اس مقام میں آپؓ کے ساتھ شامل ہیں بقیہ ائمۂ اہلِ بیتؓ بھی اِسی نسبت کے اقطاب ہیں اور سیّدنا غوث الاعظمؒ کی اِس مقام میں ایک خصُوصی شان ہے۔

علامہ اقبالؒ نے جناب سیّدۃ النساءؓ کی شان میں کیا خُوب کہا ہے :-

مریمؑ از یک نسبتِ عیسٰی عزیز   از سہ نسبت حضرتِ زہراؓ عزیز
نُورِ چشمِ رحمۃٌ للعالمیں   آں امامِ اوّلین و آخرین
بانوئے آں تاجدارِ ھَلْ اَتیٰ   مُرتضٰے، مشکل کُشا، شیرِ خُدا
مادرِ آں رضؓ قافلہ سالارِ عشق
مادرِ آں رضؓ مرکزِ پرکارِ عشق

حدیثِ خُمِ غدیر

متذکرہ بالا اقوال کی تائید حدیثِ خُمِ غدیر مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ (جس کا مَیں محبُوب ہُوں، یہ علیؓ بھی اُس کا محبُوب ہے۔ الٰہی! جو اِسؓ کے ساتھ محبت رکھے، تُو بھی اُس کے ساتھ محبت رکھ اور جو اِسؓ کے ساتھ عداوت رکھے، تو بھی اُس کے ساتھ عداوت رکھ) اور حدیث شریف: اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔ (مَیں علم کا شہر ہُوں اور علیؓ اُس کا دروازہ ہے) سے ہوتی ہے۔ اِن احادیث میں آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو کائنات کا مَولا اور اپنے علومِ مُقدّسہ کے شہر کا دروازہ قرار دیا ہے۔ علامہ مناوی شرحِ جامعِ صغیر" میں لفظِ مَولا کی تشریح فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں کہ مَولا اُسے کہتے ہیں جو لازمُ الولایت اور اُس پر ہمیشہ قائم رہنے والا ہو۔ دیگر احادیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ "نسائی" اور "مسندِ احمدؒ" میں ہے کہ حضُورؐ نے فرمایا کہ "علیؓ مجھ سے ہے اور مَیں علیؓ سے ہُوں اور میرے بعد وُہؓ ہر مؤمن کا ولی ہے۔ تمام سلاسلِ صُوفیائے کرام اور محققین عُلمائے عظام کا اتفاق ہے کہ یہاں ولایت سے مُراد ولایتِ باطنیہ ہے، جس کا بلافصل یعنی مُسلسل ہونا لازمی امر ہے۔ بعض حضرات اِن احادیث کو ضعیف شمار کرتے ہیں، مگر وُہ غلطی پر ہیں، کیونکہ ثقہ مُحدّثین نے اِن کی توثیق کی ہے۔ اِسی طرح وُہ صاحبان بھی غلطی پر ہیں جو ان کو خلافتِ ظاہرہ کے تسلسل اور بلافصل ہونے کی دلیل تصور کرتے ہیں۔ اِس مسئلے کی تفصیل "ازالۃ الخفا" مُصنّفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ اور رسالہ "فخرالحسن" مُصنّفہ حضرت مولینا فخرالدین چشتی نظامیؒ کی شرح "القولُ المُستحسن" میں موجُود ہے۔ یہ شرح مولانا احسنُ الزمان محدّثؒ حیدرآبادی خلیفۂ حضرت خواجہ محمد علی چشتی سُلیمانی خیرآبادیؒ نے تحریر کی ہے۔ اور اِس میں سلسلۂ چشتیہ کے سرگروہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے حضرت سیّدنا علیؓ سے براہِ راست نسبت و استفاضہ کو قوی دلیل سے ثابت کیا گیا ہے جس سے خلافتِ باطنیہ جنابِ رسُول کریمؐ کے بعد حضرت علیؓ اور اُنؓ کے بعد اُنؓ کے توسط سے دیگر حضرات تک اکثر سلاسل میں ثابت ہے۔

marfat.com
Marfat.com

اس رسالہ کے اقتباسات حاشیۂ "نبراس" بحثِ خلافت میں بھی موجود ہیں۔

مقامِ ولایت کے مرکزِ اعلیٰ علیؓ

مذکورہ بالا حوالہ جات سے واضح ہے کہ جس طرح مقامِ نبوت کے مرکزِ اعلیٰ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اُسی طرح مقامِ ولایت کے مرکزِ اعلیٰ سیدنا علیؓ ہیں۔ آیہ کریمہ:-

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (آلِ عمران - ۸۱)

اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب اور علم سے دوں پھر تمہارے پاس پیغمبر آئے جو اس چیز کی تصدیق کرنے والا ہو، جو تمہارے پاس ہے تو اُس پر ایمان لے آنا اور اُس کی مدد کرنا۔

اور حدیث شریف:-

كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

میں اُس وقت بھی نبی تھا جب آدمؑ ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے۔

کی تشریح میں امام سیوطیؒ نے خصائص کبریٰ میں اور حضرت شیخ اکبرؒ نے فتوحاتِ مکیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ حقیقتِ کلیہ اور تجلی اول میں قبول فیض کے لحاظ سے تمام حقائق سے قریب تر حقیقت محمدیہ ہے اور اس کے بعد سیدنا علیؓ کی حقیقت ہے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت فرمایا ہے کہ آں حضرتؐ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں رُوح پھونکی، تو انہیں عرشِ معلیٰ کی دائیں جانب پانچ انوار رکوع و سجود میں مصروف نظر آئے۔ آپؑ کے استفسار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تیری اولاد کے پانچ افراد ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے، تو میں جنت، دوزخ، عرش، کرسی، آسمان، زمین، فرشتے، انسان، جن وغیرہ کو پیدا نہ کرتا۔ جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے، تو ان کے وسیلے سے سوال کرنا۔ (ارجح المطالب جلد ۴، صفحہ ۴۶۱)

اس حدیث کو امام ابوالقاسم رافعیؒ وغیرہ نے بھی نقل کیا ہے۔ صاحبِ "ارجح المطالب" نے امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے فرزند عبداللہؒ اور علامہ ابن عساکر اور محب طبری وغیرہ علمائے کرامؒ کی کتب کے حوالے سے اس مضمون کی اور بھی کئی احادیث کو نقل کیا ہے۔ جن میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ "میں" اور "علیؓ" ایک ہی نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بھی اپنی تفسیر "عزیزی" میں اُن کلمات کی تفسیر لکھتے ہوئے، جن کے توسل سے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔ مذکورہ بالا احادیث کے ہم معنی روایات نقل فرمائی ہیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ جیسے "شرح العقائد" و "نبراس" میں تحریر ہے۔ حضرت علیؓ کے یہ فضائل مسئلہ فضیلت شیخینؓ کے منافی نہیں ہیں۔ ان سے حضرات شیخینؓ کی فضیلت میں کسی طرح کی کوئی کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔

Marfat.com

نسبتِ اُویسیؓ

مُندرجۂ بالاحقائق سے حضرت قبلۂ عالم گولڑوی قُدّس سِرّہ العزیز کے سابقہ ملفُوظِ گرامی کی تصدیق ہوتی ہے اَور اویسی قلندروں سے اہلِ بیتؓ کی شان دریافت کرنے کے متعلق جو آپؒ نے فرمایا ہے، اُس میں الفاظ "اویسی قلندروں" میں اپنے متعلق بھی اِشارہ فرمایا ہے۔ کیونکہ اِصطلاحِ صُوفیہ میں اَویسی اُن حضرات کو کہتے ہیں، جو باطنی طَور پر آں حضرتؐ یا دیگر ارواحِ کاملین سے براہِ راست تربیت پائیں۔ اَور یہ اَمر ثابت شُدہ ہے کہ حضرت قبلۂ عالمؒ کو علاوہ اُس فیض کے جو ظاہری طور پر مشائخِ طریقت کی توجہاتِ عالیہ سے حاصِل ہُوا، براہِ راست اِمام الاولیا سرکارِ علیؓ اَور سیّدنا غوث الاعظمؒ کی توجہاتِ گرامی سے بھی کمالاتِ خصوصی عطا ہُوئے، جن کا اِظہار آپؒ نے متعدد مقامات پر فرمایا ہے۔ اِسی ضمن میں ایک فارسی غزل میں آپؒ کا یہ شعر قابلِ مُلاحظہ ہے ۔

تا یافتہ ام خبرے از بابِ علُومِ دل   دِلدادہ بہ مہرِ آں شہ حیدرؓ کرارم

مِہر ہے ساری علیؓ دی

ایک اَور پنجابی نعت میں اِرشاد فرمایا ہے :۔

مِہر ہے ساری علیؓ دی، شک نہ رہیا اِک ذرہ
تاہیں اوہ پیّاں دِسدیاں ساڈوں ماہیؐ والیاں ٹاہلیاں

دُوسرے مصرعے کی تشریح آپؒ نے ایک مقام پر "نفسُ الرّحمٰن" اَور "حضرات الاسماء" کے ساتھ فرمائی ہے۔ اِسی نعت میں حضرت سیدنا غوثُ الاعظمؒ کے فیوض و برکات کا اِن الفاظ میں اِظہار فرمایا ہے ۔

ہے جو تنزیہہ مین تشبیہہ جمع حق مشہُود ہے
کرم کیتا غوثِ اعظمؓ اپنے سر دِیاں والیاں

فی الحقیقت تربیت اَور اِستفاضہ کے مُعاملے میں حضرت قبلۂ عالم کی ذاتِ گرامی میں تمام تر وُہی نقشہ نظر آتا ہے جو آپؒ کے جدِّ امجد، سرکارِ بغدادؓ کے متعلق کُتبِ سِیَر میں مرقُوم ہے۔ حضرتِ غوثُ الاعظمؒ نے بھی اپنے اِرشاد ع

وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَصْلِ رَبَّانِیْ

کے مُطابق باوجُود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے براہِ راست مُستفیض ہونے کے حسبِ قاعدۂ طریقت، اپنے وقت کے متعدد اہلِ باطن حضرات سے خرقۂ خلافت حاصِل فرمایا تھا۔ لہٰذا حضرت قبلۂ عالمؒ کا بمصداق اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ اپنے جدِ بزرگوار کے نقشِ قدم پر ہونا ثابت ہے۔

حضرت شاہ ولیؒ اللہ "ہمعات" میں بضمن "نسبتِ اویسیہ" فرماتے ہیں :۔

"مزید برآں ملّتِ مُصطفویّہ میں بالعمُوم اَور اِس زمانے میں بالخصُوص اِن دو بزرگان یعنی سیّدنا علیؓ و سیّدنا عبدُالقادر جیلانیؒ سے بڑھ کر اَور کوئی بزرگ خرقِ عادات وکرامات کے ضمن میں مشہُور نہیں ہے اَور یہ اَمر اِس بات کا مقتضی ہے کہ سالک جب عالمِ غیب کی طرف توجہ کرے تو اُسے اِن ہر دو بزرگان میں سے کِسی نہ کِسی صُورت میں مُتشکل دیکھے۔"

marfat.com
Marfat.com